موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۴۱۱

دورِ زہرخند
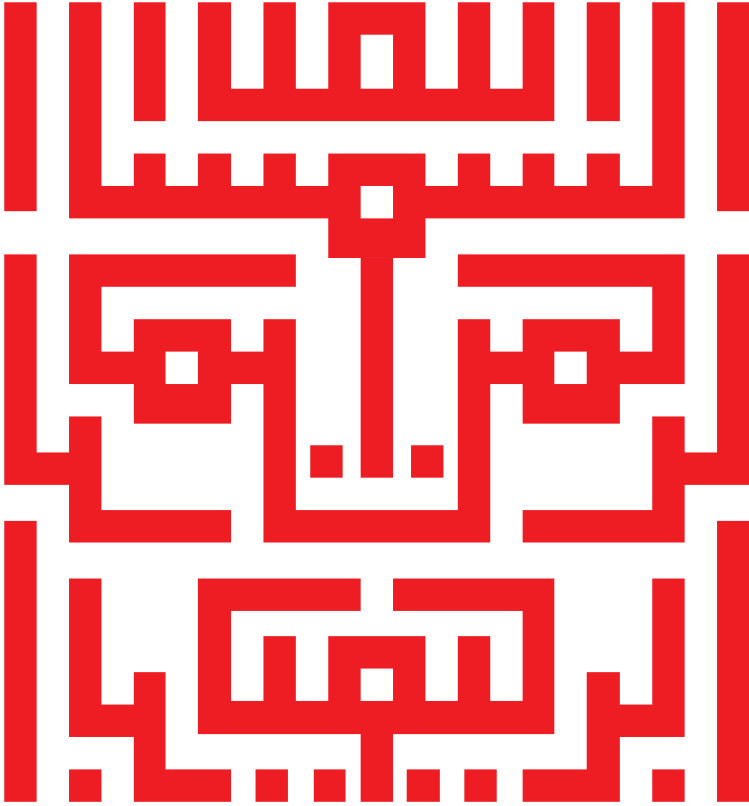
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مرتّبہ:
نوید ظفر کیانی

مکتبہ ارمغانِ ابتسام
https://archive.org/details/@nzkiani
nzkiani@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالمی آن لائن مشاعرہ
موجِ غزل
منفرد قوافی رنگ

۴۱۱

منفرد قوافی و نظم رنگ

قوافی کمند، عقلمند، پیوند وغیرہ ردیف و بحر حسبِ توفیق

مشاعرہ ۶ اپریل ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ سہ پہر تین بجے شروع ہوگا اور اتوار رات نو بجے تک جاری رہے گا۔کلام مقررہ وقت پر ایک ایک شعر کی صورت میں پیش کیا جائے جو مکمل شکل میں یکجا والے مراسلے میں کمنٹ کیا جائے۔غیر مردف کلام بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔کلام قبل از وقت کمنٹ نہ کریں۔دورِ زہرِ خند کے مرکزی خیال پر کسی بھی ہیت میں نظم لکھی جاسکتی ہے۔

میزبان ہاشم علی خان ہمدم، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بینا
محمد رضا طیبی اور دیگر احباب موجِ غزل

خوش آمدید

موجِ غزل عالمی مشاعرہ نمبر ۴۱۱

فہرست

رضوانہ اجمل ملک اعوان

شاہدہ صدیقی

صدا کشمیری

عارفہ ملائکہ

ناصر مجگانوی

نوید ظفر کیانی

ہاشم علی خان ہمدم

انجینئر سخی سرمست

گلبرگہ شریف

ہر دم قوی امید رکھو حوصلہ بلند
دروازۂ کرم کبھی ہوتا نہیں ہے بند

اِس دورِ زہر خند میں آئیں جو دردمند
ہو جائیں گے جہان میں ہم پھر سے بہرہ مند

اِنساں بھٹک رہے ہیں گمان و خیال میں
آئے دکھانے راستہ اب کوئی عقلمند

جاؤں مدینہ پاک میں یاربِّ کائنات
تیرے کرم سے مجھ کو بنا دے نیاز مند

ہم کو بتا رہی ہیں یہ قرآں کی آیتیں
نعتِ رسولِ پاک ﷺ ہے اللہ کو پسند

دربار میں حضور ﷺ کے سر جو بھی جھک گیا
دونوں جہاں میں رب نے کِیا اس کو سر بلند

اظہار دردمندی کا کرتے ہیں سب مگر
کوئی نہیں ہے آج فلسطیں کا دردمند

پھر سے نظامِ کفر نے جو جنگ چھیڑ دی
آئے علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لال سا کوئی تو دردمند

محصور ہیں غزہ کے مسلمان جبر میں
پروردگار کر دے تُو حالات سُودمند

ظالم یزیدی ہم کو مٹانے پہ ہیں تلے
کردے خدایا دین کے پرچم کو پھر بلند

آئیں گے اب فرشتے فلسطیں کے واسطے
شاہِ امم ﷺ کے صدقے میں لے کر کوئی کمند

کیوں ماند پڑ گئی ہیں مسلماں کی رونقیں
اللہ جل جلالہ کا کرم کبھی ہوتا نہیں ہے بند

پڑھیے لکھا ہوا ہے یہ قرآن میں سخی
اللہ نے رسول ﷺ کا رتبہ کیا بلند

انعام الحق معصوم صابری

نعتِ رسول ﷺ

دِل میں ہمارے آپ ﷺ شہہ ارجمند ہیں
امت کے آپ ﷺ ہی تو بنے دردمند ہیں

آئے جو دور کرنے ہیں ظلمت کی شام کو
ایسا لئے وہ نور شہ صبح خند ﷺ ہیں

احسان کر کے سیدھی ہمیں رہ پہ ڈال کر
لائے جو یہ کتابِ نصائح و پند ہیں

صد شکر زندگی کے اندھیروں کو چھانٹنے
پیکر وہ نور کا یہاں روشن بلند ہیں

رہتا سدا ہی چہرہ تبسم سے سرفراز
آقا ﷺ تو گفتگو میں فقط شہد و قند ہیں

دونوں جہان میں کوئی ثانی نہیں ہوا
سرکار ﷺ عاشقوں کے ہوئے من پسند ہیں

معصومؔ خوف ڈر نہیں ظالم کے سامنے
نصرت کے واسطے کھڑے شاہِ سمند ﷺ ہیں

تعظیم احمد

محمدی کھیری یوپی

تجھ سا دفتر میں کاربند نہیں
اس لئے کوئی دل پسند نہیں

ہر جگہ خوب چھان مارا ہے
تم سا دنیا میں عقلمند نہیں

سب کو اپنی پڑی ہے محشر میں
ہے یہاں کوئی بھائی بند نہیں

لوگ ہیں دیکھتے قریب مگر
آپ جیسی نظر بلند نہیں

سارے زردار بستے بستی میں
اب یہاں پر نیاز مند نہیں

بچ کے رہنا ہمیشہ چالوں سے
قرب ان کا ہے سود مند نہیں

خوب تعظیم اس کو پرکھا ہے
آدمی نیک درد مند نہیں

خورشید عالم خورشیدؔ

پیارے نبی ﷺ سا خیر خواہ ، ہمدرد ہی نہیں
بخشش سے کم پہ آپ ﷺ ، رضامند ہی نہیں

دیتے ہیں سب کو جھولیاں ، بھر بھر کے مرحبا
اس کی طلب سے باخدا، دوچند ہی نہیں

جاری ہے فیض آج بھی ، خاص و عام پر
ہوتا مرے حضور ﷺ کا، در بند ہی نہیں

چاہتے ہیں ہر کسی کا بھلا، پیارے مصطفےٰ ﷺ
پہنچاتے وہ کسی کو ، گزند ہی نہیں

شیریں حسین گفتگو، کرتے تھے مصطفےٰ ﷺ
اتنی مٹھاس رکھتا یہ، گلقند ہی نہیں

اپنی طرح کا ایک بشر ، جو کہے انھیں
میری نگاہوں میں وہ ، عقلمند ہی نہیں

خورشیدؔ ایسا شخص ہے، عاری شعور سے
گویا کہ ذہن کا وہ ، صحت مند ہی نہیں

ڈاکٹر حامد حسین سسوا

موتیہاری بہار

فرزند، عقلمند، ہنرمند ہے تیرا
یہ چین وختن آج سمرقند ہے تیرا

پائے جو سلیمان دعا پیر مغاں کی
تعلیم دو فرزند ظفرمند ہے تیرا

لے کے تو قبائل کو خراسان چلا جا
ترکان میں تو دیکھنا دوچند ہے تیرا

اللہ کی رحمت بھی ترے ساتھ رہے گی
جو حکم کا پابند ہے پیوند ہے تیرا

جب تک تو مسلمان کے ہمراہ رہے گا
ہمراہ ترے ساتھ خداوند ہے تیرا

منگول کی چنگیز کی بنیاد ہلا دو
برباد کیا اس نے زہر خند ہے تیرا

قائم تو کیا پھر سے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ خلافت
تاریخ میں ہر قول قلم بند ہے تیرا

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کو یہ فخر ہے حاصل
فاتح جو محمد ہے وہ فرزند ہے تیرا

بیمار کہا مردِ مجاہد کو ہے یورپ
افسوس ہے فرزند نظر بند ہے تیرا

ڈاکٹر حامد حسین سسوا

موتیہاری بہار

دورِ زہرخند

غارت گری ہے ہر طرف ہے دورِ زہرخند
اللہ کی مرضی ہوئی تو ہوگے برومند

اخلاق ہے باقی نہیں فتنہ ہے جہاں میں
ہے علم بھی دولت بھی ہے ہیں لوگ ہنرمند

نادان ہیں جو لوگ اب قابض ہیں جہاں پر
گمنام ہیں گلیوں میں جو ہیں لوگ عقلمند

غازہ میں جو محصور ہیں نہ پوچھ تو حالت
بیمار ہیں کمزور بھی نہ ہیں وہ صحت مند

جنگ و جدل میں دیکھو گے اک حد ہے مقرر
ظالم نہ ہے اللہ کے قانون کا پابند

رضوآنہ اجمل ملک اعوان

دُعا

کر دے نصیب اے خدا بے انتہا بلند
تیرے کرم سے ڈالیں ستاروں پہ ہم کمند

تیرا خیال جاگتے سوتے ہو اے خدا
تُو معرفت کے بارے مجھے کر دے عقل مند

پھیلاتے ہیں جو دین کو بندے کرم شدہ
حق کا علم بلند کریں دیں پہ کار بند

محتاج شاہ اور گدا تیرے در کے ہیں
تُو بے نیاز خلق تری ہے نیاز مند

بولی تُو جانتا ہے تجھے معلوم خواہشیں
سب جانتا ہے بھید دلوں کے وہ دردمند

میرا بھی ہو شمار پسندیدہ بندوں میں
جیسے تو چاہے ویسے بنا دے تو من پسند

نورانی جلوے بخش دے آنکھوں کو اے ربا
روشن دیا جلے کرے جب گور مجھ کو بند

جھومر ہے ماتھے کا گلے کا ہار تاجِ سر
حمدِ خدا میں نعت لکھوں شاہ ارجمند

مڑ کر کبھی نہ دیکھوں میں دنیا کی بھی طرف
رؔانی کو بخش دے اے خدا جو ہے سودمند

شاہدہ صدیقی

آؤ!

زندگانی کی روانی میں دیکھیں تو
نہ جانے کتنے خاک آلود چہرے ہم سے چاہتے ہیں
کہ یہ جو چل پڑی ہے ہوا دشمنیوں کی
آؤ مل کر اِسے سازگار کرتے ہیں
مٹاتے ہیں اِن نشانوں کو
جو ہمارے راستے میں دھول اُڑاتے ہیں
ڈالتے ہیں محبت کے بیج اور آبیاری کرتے ہیں
اِس دورِ زہر خند کو
محبتوں میں بدل دیتے ہیں

صدا کشمیری
سرینگر انڈیا

دل میں بسا ہمارے کوئی عقلمند ہے
جو نیک مشورہ دے وہی ہوش مند ہے

دنیا میں میری آیا کوئی بے خبر جواں
حیرت میں ڈال دے مجھے کیا کیا پسند ہے

آفت کوئی بھی آئے اسی کا علاج ہے
آئینہ وہ دکھائے نظر بھی بلند ہے

توڑا نہ دل کبھی مرا نادان ہی سہی
اچھی جو چیز دیکھے وہی من پسند ہے

میرا ہی عکس بن گیا وہ خاندان میں
سب کی طبیعتوں سے بھی احسان مند ہے

آیا تھا رمضاں میں چلا شوال رات میں
اس دوراں وہ رہا سبھی کا دردمند ہے

بھاتے صدا کبھی مجھے اس کے خیال بھی
جو بات کرتا ہے وہ لگے شکر قند ہے

عارفہ ملائکہ

دورِ زہر خند

(نظمِ معین)

زہر خند

دور ہے یہ درد مند

اب زمستاں میں بھی خاصا قہر ہے

سوچ جھلساتی ہوئی مسمومیت کا جبر ہے

خارگل سے بھی عیاں اک زہر ہے

ہر کلی کو ہے گزند

زہر خند

ناصرؔ مجگانوی

روزے سبھی قبول خداوند ہو جائیں
سب نیکیاں ہماری تنومند ہو جائیں

شر و فتن سے لڑنے بھی چوبند ہو جائیں
رمضان کے طفیل ظفر مند ہو جائیں

شدت کی بھوک و پیاس کا سہنا گوارہ ہے
امرِ الٰہی میں ہی رضامند ہو جائیں

صدقہ زکواۃ اور تراویح ہو ادا
خوشنودی پانے کے لئے پابند ہو جائیں

قرآن پر سروں کو دھنیں گے خوشی کے ساتھ
دن رات کے وظیفہ اثر بند ہو جائیں

محفل میں حمد و نعت کے چھائیں کلام ہوں
گفتار نرم و شیریں، ادا بند ہو جائیں

دنیا سے کوچ کرنا ہے ناصرؔ تو ایک دن
عقبیٰ سنوارنے میں برومند ہو جائیں

نوید ظفر کیانی

عورت اِسی hunting پہ رہے خرم و خورسند
ہو صید کبھی بھابھی کبھی ساس کبھی نند

فیشن وہ حجابوں میں ہے، کھلتا نہیں ہم پر
دوپٹہ ہے سر کا یا گلے کا ہے گلوبند

دیکھا ہے یہی کارگہِ دنیا میں اکثر
احمق وہی ہوتا ہے جو بنتا ہے عقلمند

دس کا کیاں کر لیں اسی خواہش میں تولّد
کیوں ماند نہیں پڑتی تری خواہشِ فرزند

اِس واسطے گھر میں کبھی جھگڑا نہیں ہوتا
شوہر ذرا باریک ہے، بیگم ہے تنومند

منصف نہیں پر جرمِ محبت کی سزا میں
کر رکھا ہے مدت سے اُسے دل میں نظر بند

پائے گا ہمہ وقت مجھے نیٹ پہ زمانہ
گھر میرا نہ دلی نہ کراچی نہ سمرقند

زندہ تھا تو خوش پوش تھے کیا کیا ترے نخرے
مر کھپ گیا تو ہو گیا تو خاک کا پیوند

وہ اپنی شرافت کے لگائے بھلے تمغے
آ آ کے سیاست میں تو ڈالا نہ کرے گند

کرنے نہیں پایا ہے شکم پُر اِسی باعث
کھانے کی جگہ کھاتا رہا ہے کوئی سوگند

وہ خاک ترے سوکھے سڑے جذبوں کو سمجھے
گُل سے بھی زیادہ جسے خوشں آتا ہے گلقند

فرما نہیں سکتا ہے کوئی طنز و مزاح بھی
وہ دہاڑنے لگتا ہے "میں بھن دینے ترے دند"

اب تک ہمیں اندازِ مسلمانی نہ آیا
اب بھی وہی مرزا، وہی کیانی وہی مہمند

نوید ظفر کیانی

دورِ زہر خند
(نظمِ معین)

فضا میں

عجب زہر سا ہے

ہوس بادِ صرصر کی صورت

کئے جاتی ہے بے ردا ہر شجر کو

ہر اِک پل ہے گویا قیامت

یہ کیا قہر سا ہے

فضا میں

ہاشم علی خان ہمدم

اس دورِ زہر خند میں اے دردمند آ
انسان مر رہا ہے ، شہ ارجمند آ

اے خوش گلو! سماعتِ دنیا خراب ہے
لہجے میں اپنے گھول کے شہد اور قند آ

تجھ پر سلام ٹیپ کا مصرع ہے یا رسول ﷺ
اے نظمِ کائنات کے ترجیع بند آ

تجھ کو پکارتی ہے اندھیروں میں زندگی
نور الھدیٰ کے رنگ میں روشن بلند آ

اُمت الجھ گئی ہے جہالت کے جال میں
اے صاحب کتاب نصائح و پند آ

تیرہ شبی کو پھر سے سحر کی تلاش ہے
ظلمت کی شام چھا گئی اے صبح خند آ

قرآن کیا ہے؟ تیری اداؤں کا نام ہے
ترتیل میں دکھاتے ہوئے چھند و قند آ

محصور ہیں غزہ کے مسلمان جبر میں
دشمن کے واسطے کوئی لے کر کمند آ

جبر و نظام کفر نے پھر جنگ چھیڑ دی
بدر و حنین عصر میں شاہ سمند آ

پھر قافلہ لٹا ہے مدینے کے آس پاس
نصرت کو پھر سے شاہ مدیں تیغ بند آ

دنیا بھٹک رہی ہے گمان و خیال میں
رستہ دکھانے کے لیے اے عقل مند آ

ہمدم کھڑا ہے بارگہ بزم عشق میں
آنکھیں ترس رہی ہیں مرے من پسند آ

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	شہرِ زہرخند۔
مشاعرہ رنگ	منفرد قوافی مشاعرہ ونظم رنگ۔
وضاحت	یہ برقی کتاب بین الاقوامی ادبی تنظیم **موجِ غزل** کے فیس بک پر منعقد کردہ **مشاعرہ نمبر ۴۱۱** پر مشتمل ہے۔

صفحات	۳۶
تاریخ مشاعرہ	۱۶ اپریل ۲۰۲۴ء
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدمؔ، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ۔
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔ اسلام آباد، پاکستان۔
برقی ڈاک	nzkiani@gmail.com
ارکائیو ربط	archive.org/details/@nzkiani

موجِ غزل

کے ہفتہ وار مشاعرے

طرحی رنگ

پابند ردیف رنگ

اصنافِ سخن رنگ

منفرد ردیف رنگ

منفرد بحر رنگ

اسمہائے ربانی رنگ

منفرد قوافی رنگ

موضوعاتی رنگ

مزاحیہ رنگ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام